سوال

(310)خوش طبعی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دوست واحباب کا آپس میں خوش طبعی کرنا کیسا ہے کیا یہ لہو ولعب کے زمرے میں آ کر منع تو نہیں وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دوست واحباب کا آپس میں مل کر خوش طبعی کرنا اگر حقیقت پر مبنی ہو اور شریعت کا استہزاء ومذاق نہ ہو تو بالکل درست ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی خوش طبعی فرمایا کرتے تھے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ انس رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی ابو عمیر کے پاس ایک سرخ چونچ والا پرندہ تھا جس کے ساتھ وہ کھیلتا تھا جب وہ پرندہ مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا:

"سرخ چونچ والے پرندے نے کیا کیا؟" (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ4884)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے کہا اے اللہ کے رسول یقیناً آپ بھی ہمارے ساتھ کھیلتے ہیں آپ نے فرمایا میں حق کے سوا کوئی بات نہیں کہتا"۔ (ترمذی1990)

"انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے لئے اونٹ طلب کیا آپ نے فرمایا ہم تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کریں گے اس نے کہا میں اونٹنی کا بچہ کیا کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اونٹ کسی اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے"۔ (ابوداؤد4991، ترمذی1991)

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا (یا ذاالاذنین) "اے کانوں والے" (ترمذی1992، ابوداؤد5002) الغرض ایسی خوش طبعی جو جھوٹ پر مبنی ہو وہ جائز نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "اس آدمی کے لئے بربادی ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے اس کے لئے بربادی ہے (ابوداؤد4990 ترمذی 2315 بیہقی10/196 حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند قوی ہے۔ بلوغ المرام1544) پھر اس کے لئے بربادی ہے لہذا جھوٹ کہنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

کتاب الادب، صفحہ:398

محدث فتویٰ